سوال

لڑکا حنفی ہے اور لڑکی اہل حدیث۔ دونوں نے گواہوں کی موجودگی میں ایجاب وقبول کیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد جب گھر والوں کو پتہ چلا تو لڑکی والے کہتے ہمارے نزدیک ایسے نکاح نہیں ہوتا۔ پھر لڑکے والوں نے کہا اگر نہیں ہوتا تو ہم طلاق دیتے ہیں۔ لڑکے نے طلاق دے دی۔ الفاظ طلاق یہ تھے: ''میری طرف سے آزاد ہے''۔ کیا ان لفظوں کے ساتھ طلاق ہوگئی؟ اگر ہوگئی ہے تو کون سی طلاق ہوئی ہے، رجعی یا بائن؟ لڑکے نے اس طلاق کے بعد لکھ کر بھی تین طلاقیں دے دیں۔ اگر پہلی طلاق بائن تھی تو کیا بعد میں لکھ کر جو تین طلاقیں دی ہیں۔ وہ لاگو ہوں گی یا نہیں؟ اب اگر دونوں خاندانوں والے نکاح کرنا چاہیں تو حلالہ کی ضرورت تو نہیں؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام نے نکاح میں کچھ ارکان اور شروط متعین کی ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہے۔

نکاح کے تین ارکان ہیں:

1. خاوند اور بیوی کا ہونا کیوں کہ ان کے بغیر نکاح ممکن نہیں ہے، یہ بھی تاکید کرنا ضروری ہے کہ ان دونوں کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہو وہ ایک دوسرے کے محرم نہ ہوں۔

2. حصول ایجاب: ایجاب کے الفاظ عورت کے ولی یا پھر اس کے قائم مقام کی طرف سے اس طرح ادا ہوں کہ وہ خاوند کو کہے کہ میں تیری شادی فلاں لڑکی سے کرتا ہوں یا اس سے ملتے جلتے کوئی الفاظ کہے۔

3. حصول قبول: قبولیت کے الفاظ خاوند یا اس کا قائم مقام ادا کرے گا، مثلا: وہ یہ کہے کہ میں نے قبول کیا یا اسی طرح کے کوئی الفاظ۔

نکاح کی شروط درج ذیل ہیں:

1. خاوند اور بیوی کا تعین کرنا، یہ تعین نام، اشارے یا اس کی کوئی صفت بیان کرکے کیا جا سکتا ہے۔

2. خاوند اور بیوی کی رضامندی:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُنْكَحُ الأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلاَ تُنْكَحُ البِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: أَنْ تَسْكُتَ (صحیح البخاري، النكاح: 5136، صحیح مسلم، النكاح: 1419).

شوہر دیدہ عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہیں کیا جا سکتا، کنواری عورت سے بھی نکاح کی اجازت لی جائے گی، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! (کنواری) کی اجازت کس طرح ہوگی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی خاموشی ہی اجازت ہے۔

3. عورت کے لیے ولی کا ہونا بھی شرط ہے۔

سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لانِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ (سنن أبي داود، النكاح : 2085، سنن ترمذي، النكاح : 1101، سنن ابن ماجہ، النکاح : 1881) **(صحیح).**

ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

دوسری حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ. (سنن أبي داود، النكاح : 2083، سنن ترمذي، النكاح : 1102) **(صحیح).**

جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔

4. اسی طرح نکاح کے وقت دو گواہوں کی موجودگی بھی شرط ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لَانِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ، وَشَاهِدَيْ عَدلٍ (صحیح الجامع : 7557).

ولی اور دو گواہوں کی موجودگی کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہوتا۔

1. نکاح کے وقت مذکورہ بالا تمام ارکان اور شروط کا پایا جانا ضروری ہے۔ اگر ان میں کوئی سے ایک رکن یا شرط نہ پائی جائے تو شرعی طور پر نکاح صحیح نہیں ہوتا۔

2. سوال میں مذکور صورت حال سے ظاہر ہو رہا ہے کہ نکاح کے وقت ولی موجود نہیں تھا، اس لیے یہ نکاح ہی صحیح نہیں ہے؛ کیونکہ نکاح کے صحیح ہونے کے لیے ولی کی اجازت اور رضا مندی بنیادی شرط ہے۔ جب نکاح ہی صحیح نہیں ہے تو وہ عورت اس کی بیوی بھی نہیں ہے، اس لیے اس کو طلاق نہیں دی جا سکتی؛ کیونکہ طلاق اس عورت کو دی جا سکتی ہے جو انسان کی بیوی ہو۔ لہذا اس عورت کو کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی۔

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا :

لَاطَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ، وَلَا عِتْقَ قَبْلَ مِلْكٍ (سنن ابن ماجہ، الطلاق : 2048) **(صحیح)**

نکاح سے پہلے طلاق نہیں اور مالک بننے سے پہلے غلام کا آزاد کرنا (درست) نہیں۔

1. ان دونوں خاوند اور بیوی پر لازم ہے کہ فوراً ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں۔ ناجائز نکاح کی بنیاد پر جو انہوں نے تعلقات قائم کیے ہے وہ بھی ناجائز اور حرام تھے، اس کی اللہ کے حضور معافی اور سچی توبہ کریں۔

2. جب اس ناجائز نکاح کے بعد ولی رضا مند ہو جائے، تو انہیں استبراء رحم کے بعد نیا نکاح کرنا ہوگا؛ کیونکہ پہلا نکاح شرعی شرائط کے مطابق نہیں تھا۔

مذکورہ صورت حال میں خاوند نے طلاق کے لیے جو جملہ بولا ہے کہ ''میری طرف سے آزاد ہو'' لغو ہے، ایسے ہی بعد میں لکھ کر تین طلاقیں دینا بھی لغو ہے، کیونکہ یہ ایسی عورت کو طلاقیں دی گئی ہیں جو اس کی بیوی ہی نہیں ہے۔

حلالہ کروانا :

حلالہ کروانا حرام اور کبیرہ گناہ ہے، یہ غیر شرعی نکاح کے ذریعے عورت کو سابقہ خاوند کے لیے حلال کرنے کا حیلہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور کروانے والے دونوں پر لعنت کی ہے اور حلالہ کرنے والے کو کرائے کا سانڈ قرار دیا ہے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ (سنن الترمذي، النكاح : 1120، سنن النسائی، الطلاق : 3416) **(صحیح).**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے (دونوں) پر لعنت کی ہے۔

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالتَّيْسِ الْمُسْتَعَارِ؟ قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ : هُوَ الْمُحَلِّلُ، لَعَنَ اللَّهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ (سنن ابن ماجہ، : 1936) **(صحیح).**

کیا میں کرائے کے سانڈ کے متعلق نہ بتاؤں (کہ وہ کون ہوتا ہے؟) صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے کہا : جی ہاں (بتائیے) اے اللہ کے رسول! فرمایا : وہ حلالہ کرنے والا ہے، اللہ نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے (دونوں) پر لعنت فرمائی ہے۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتوی کمیٹی